© rasailojaraid.com

سید ابوذر بخاری

حیاتِ مستعار

اب یہ آنکھیں نہیں غم کی تصویر ہیں ، اور کجا وقف تھیں اشک تر کے لئے
رونا قسمت میں تھا اس لئے ایک دن ، رو لئے ہم بہت عمر بھر کے لئے
زندگی کٹ گئی راہ کو دیکھتے ، منتظر ہم رہے راہ بر کے لئے
اتنی لمبی شب غم گزاری مگر ، صرف ایک لحہٗ مختصر کے لئے
وادیٔ چشم سے چشمۂ اشک تر ، پھوٹ کر جو بہا مثل سیلاب تھا
"ارضِ قلب و جگر اس سے شاداب ہے ، یہ ہے تمثیلِ اِک بحر و بر کے لئے
میرے "محبوب" کی ذات نام ایک ہے ، اس کا گھر قبلہ، قبلہ نما ایک ہے
میرا دل، روح، ایک اور جبیں ایک ہے، اس کے سجدے ہیں اِک سنگ در کے لئے
آئے دنیا میں ہم جب تو روتے ہوئے ، لوگ ہنستے تھے آنے کے انداز پر
کاش اب جائیں عقبیٰ کو ہنستے ہوئے ، رونا ہوگا مگر سارے گھر کے لئے
ڈھیرے ڈھیرے بنا جسم روح آگئی ، ایسے ہی روئیں روئیں سے نکلے گی جاں
ایسی تعمیر و تخریب لازم ہوئی ، جسم و جاں اور جنّ و بشر کے لئے
میں چلا جاؤں گا آخرت کی طرف ، میرے غم کی نہایت بھی ہوجائے گی
سوچتا ہوں کہ کیا ان پہ بیتے گی جو ، وقف تھے خندۂ پُر شرر کے لئے
جب چُھوئیگا رگِ دل کو پیکِ اجل ، ہوش ہوگا نہ پھر جان و ایمان کا
ایسی مشکل گھڑی میں کرم کیجئے ، آپ سے ہے دعاء درگزر کے لئے
جسم خاکی چلے گا جو سوئے عدم ، جان عاجز کو کیسے قرار آئے گا
چار شانوں کے مرکب پہ ہوگا رواں ، آدمی اتنے لمبے سفر کے لئے
روح کا ایک تعلق رہے گا مگر جسم سے ، جیسے سورج کا دھرتی سے ہے
پتلا رہ جائے گا قبر ہی میں پڑا ، روح اُڑ جائے گی سفر کے لئے

© rasailojaraid.com